تجھسے ہم دل لگائے بیٹھے ہے
عشق کا ذوق کھائے بیٹھے ہے

کس کی طاقت ہٹائے در سے ترے
دیکھ لے کون آئے بیٹھے ہے

تیری دعوت کے باغ میں مولی
نعمتیں ساری پائے بیٹھے ہے

طیب العصر تیرے پردے سے
اپنا جلوہ دکھائے بیٹھے ہے

موسوی عیسوی سے زیادہ تر
اپنی شانات پائے بیٹھے ہے

عرش پر فاطمی سلیماں یہ
اپنا مظہر بتائے بیٹھے ہے

شہا طیب نے اپنی کرسی پر
شان سے خود بٹھائے بیٹھے ہے

اسی مولی کی پاک حضرت میں
ہم تو سجدہ بجائے بیٹھے ہے

یہ محمد پسر ملک سیرت
اپنے والد کی جائے بیٹھے ہے

جتنا زیور ہے کل فضائل کا
سب کا سب یہ سجائے بیٹھے ہے

طول ہو عمر شاہ عالم کی
نزد رب ہاتھ اٹھائے بیٹھے ہے

شہ کے زیر قدم یمانی تو
آنکھ کا فرش بچھائے بیٹھے ہے